Regd. E P 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ | ۱۷ رنبوت ۱۳۳۴ھش۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ ۱۷ رنومبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۹

درباره صحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

قادیان ۵ر نومبر۔ چونکہ ابھی تک لاہور اور امرتسر کے درمیان براہ راست آمد و رفت ڈاک کا سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ بلکہ لاہور سے ڈاک کراچی اور وہاں سے بمبئی کے راستہ بجائے ۲۵ میل کے گیارہ صد چالیس میل کا فاصلہ طے کر کے آتی ہے۔ اس لئے بذریعہ ڈاک ابھی تک ۴ اکتوبر تک کے الفضل کے پرچے موصول ہوئے ہیں۔ اور تازہ پرچے ابھی تک نہیں پہونچے۔ اسلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تفصیلی تازہ حالات درج نہیں کئے جا سکے۔ البتہ قادیان کی زیارت کیلئے آنیوالے احباب سے معلوم ہوا ہے کہ حضور نماز عصر کے بعد مسجد میں کافی دیر تک تشریف فرما ہوتے ہیں جس سے احباب کو زیارت کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور کی صحت جیسی یورپ میں اچھی تھی اب ویسی اچھی نہیں ہے اسلئے احباب درد سے دعا اور استغفار کی جانب ہے کہ حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے پر الحاح و تضرع دعاؤں کو جاری رکھیں ہمیں یقین ہے کہ جس قادر مسیح ثانی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ملفوظات کو ... اس حد تک شفا دی کہ حضور یہ تحقیقی مباحث سرانجام دے سکے وہ ذات بابرکات حضور کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر بھی عطا فرما سکتا ہے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

خدا کی باتیں پوری ہوئیں

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے واقف زندگی

گذشتہ دنوں مشرقی اور مغربی پنجاب میں غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے جو تباہ کن سیلاب آئے اور ان کے ذریعہ سے جو ناقابل برداشت جانی۔ مالی اور اقتصادی نقصان پہنچا اس کا ذکر کرتے ہوئے راجہ سریندر سنگھ وزیر ترقیات پیپسو فرماتے ہیں:۔

"گذشتہ ریکارڈ کو منضبط کرنے والے محکمہ (Archives Department) کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ باوجود انتہائی پڑتال کے جمنا سے لے کر سندھ تک کے دریاؤں میں ایسے تباہ کن سیلابوں کی کوئی مثال یا حوالہ کسی مذہبی کتاب۔ قصے کہانیوں کی کتاب یا کسی اور قسم کی کتاب یا دستاویز سے نہیں مل سکا۔ کل یگ کی ابتداء سے اس قسم کی مثال نہیں پائی جاتی"

(بحوالہ روزنامہ ٹریبون انبالہ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اوپر درج شدہ بیان کو جو ایک ذمہ دار اور باخبر وزیر کی طرف سے دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کر کے اس مقدس پیشگوئی کی طرف بھی توجہ فرمایئے جو آج سے ۵۲ سال پہلے موجودہ زمانہ کے مصلح اور نجات دہندہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی میں شائع فرمائی۔ آپ ان تباہیوں اور ہولناک عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے جو دنیا کی بدعملیوں اور مامور وقت کی بے جا مخالفت و عداوت کے نتیجہ میں مقدر ہیں فرماتے ہیں:۔

"اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶)

ریکارڈ کا محکمہ ان سیلابوں کی مثالیں بے سود پرانی کتب اور رجسٹرات سے تلاش کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مرسل اور اوتار نے قبل از وقت ہی بتا دیا تھا کہ پرانی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان تباہیوں کے متعلق کوئی مثال یا حوالہ نہ مل سکیگا

قابل توجہ حکومت

سرکار کی طرف سے آئندہ کے لئے ایسے تباہ کن سیلابوں اور ہولناک طوفانوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے مختلف منصوبے اور پلان بنائے جا رہے ہیں۔ یہ کوششیں ضروری اور باعث صد مبارک ہیں۔ لیکن یہ اس وقت تک مفید اور کارآمد نہیں ہو سکتیں جب تک کہ آسمانی علم سے حاصل کئے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ بھی انسانی زندگی کے پروگرام کا ایک اہم حصہ نہ قرار پائیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

" دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائیگا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے

قادیان کے نواحی دیہات اور علاقہ بیٹ میں سیلاب زدگان کی امداد

جماعت احمدیہ کے واحد امدادی کیمپ کی سرگرمیاں

از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں غیر معمولی لگاتار بارش اور دریاؤں میں تباہ کن طغیانی نے ہندو پاکستان کے مختلف علاقوں اور خصوصاً پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے طوفان نوح کا نظارہ پیش کر دیا تھا۔ تند و تیز سیلاب کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا یہ ایک ایسا غضب تھا جس کو روکنے کے لئے تمام انسانی حیلے اور تدابیر بے کار ثابت ہوئیں۔ سوچنے اور غور و فکر کرنیوالے افراد کے لئے یہ ایک نشان عبرت تھا۔ جس سے انسانی قلوب میں لرزہ پیدا ہوا اور ہر سرکش نے عجز و انکسار کے ساتھ توبہ کر کے آستانہ الٰہی پر جھکنا چاہا۔ اس خوفناک اور شدید نقصان دہ سیلاب کی مثال پنجاب میں گذشتہ کئی سو سالوں میں نہیں ملتی۔ یوں تو پنجاب کا ہر فرد کسی نہ کسی رنگ میں سیلاب سے متاثر ہوا ہے۔ لیکن اس سیلاب سے ضلع گورداسپور کے مختلف علاقوں میں جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ سب سے زیادہ تباہی کا بھیانک منظر ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کئی روز تک اس علاقہ کے ذرائع رسل و رسائل منقطع ہونے کے باعث لوگ عموماً ایک دوسرے کے پورے حالات اور مصیبت سے بے خبر رہے۔ اور اکثر لوگ اپنی مصیبت کو سب سے زیادہ خیال کرتے ہوئے اس سے نجات پانے میں کوشاں رہے لیکن چند روز بعد متعدد متوحش اور دردناک واقعات سننے میں آنے شروع ہوئے جو نسبتاً کم مصیبت زدہ لوگوں کے دلوں میں انسانی ہمدردی کی روح کو بیدار کرتے ہوئے اپنے سے زیادہ سیلاب زدہ لوگوں کی ہر ممکن امداد کے لئے تیار کر رہے تھے

قادیان کے نواحی دیہات کے علاوہ خاص قادیان میں بھی سینکڑوں مکانات گرے اور ہزارہا کا نقصان ہوا۔ جماعت احمدیہ کے مخصوص حلقہ کا آبادی اور مکانات کی نسبت کے لحاظ سے بہت زیادہ نقصان ہوا۔ محلہ ناصر آباد کے درجنوں افراد کے مکانات زیر آب ہو گئے۔ افراد کو اہل و عیال سمیت مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک اور دار المسیح کے مکانوں میں پناہ لینی پڑی۔ اسی طرح اندرونی حلقہ کے کئی ایک پختہ مکانات ان بارشوں کی زد میں آکر ناقابل رہائش ہو گئے۔ اور ابھی تک ان کے مکین تنگی کے ساتھ دوسرے مکانوں کے ایک ایک کمرہ میں پناہ گزیں ہیں۔ بارش اور سیلاب کے ایام میں باوجود مکانوں کی تنگی کے کئی غیر مسلم مصیبت زدگان کو بھی ہم نے اپنے مکانوں میں جگہ دی۔ اور متعدد مستحق افراد کو نقدی۔ آٹے۔ غلہ وغیرہ کی صورت میں امداد بھی دی گئی۔

جب ان حالات کی اطلاع ایک جوان ہمت درویش مرزا محمود احمد صاحب کے ذریعہ سے حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کے پاس ربوہ میں دعا کے لئے پہنچی تو جہاں حضور نے سب مصیبت زدگان کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائی وہاں حضرت صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس تکلیف کے موقعہ پر دوسرے مصیبت زدگان کی بھی مدد بھی کی جائے۔

یہ معلوم ہونے پر کہ ضلع گورداسپور کے علاقہ بیٹ میں متعدد دیہات سخت سیلاب کی زد میں آئے ہیں اور اس وقت سخت پریشانی کی حالت میں ہیں۔ امداد فوری مدد کے محتاج ہیں۔ مورخہ ۳۰/۱۰/۵۵ کو قادیان کے ذمہ دار شہریوں کی ایک پارٹی مکرم ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب صدر میونسپل کمیٹی کی سرکردگی میں ان علاقوں میں امداد کے لئے روانہ ہوئی۔ اس پارٹی میں طبی امداد کے ساتھ ہمارے چند

(باقی صفحہ پر)

.... اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچاؤ گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے"

(۲) تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا۔"
(اشتہار مطبوعہ ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء)

(۳) "اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں ..... توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔"

(۴) "خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"
(حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

وزیراعظم بھارت کی خدمت میں

جناب پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم ہند کی خدمت میں ان کے علو مرتبت اور ہمدردی خلائق کے جذبہ کے پیش نظر گذارش ہے کہ وہ بھارت کی ترقی اور بہبودی کے لئے جہاں دنیوی ذرائع اور تدابیر اختیار کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں وہ ہر مفید اور کار آمد مشورہ کو قبول کر کے عملی جامہ پہنا رہے ہیں وہاں ملک اور قوم کی سربلندی کے لئے روحانی اور آسمانی ذرائع بھی کام میں لائیں اور اس محسن عظیم کی آواز پر کان دھریں جس نے ان ہولناک مصائب کے نازل ہونے سے نصف صدی پیشتر ان کی اطلاع دے کر اہل ملک کو خبردار اور ہوشیار کر دیا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات (۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء) سے صرف ایک دن پہلے اہالیان ملک کے نام جو اپنا آخری پیغام دیا اس میں آپ نے واضح الفاظ میں ہندوستان کی مختلف قوموں اور مذاہب بالخصوص ہندوؤں اور مسلمانوں کو صلح کی طرف بلایا اور باہمی صلح و اتحاد نہ کرنے کی صورت میں ملک پر ہولناک مصائب نازل ہونے کا ذکر فرمایا۔ اس پیغام کے چند اقتباسات ذیل میں تحریر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

(۱) "دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں (ہندو مسلم) میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خُلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم بہت جلد ہلاک ہو جائیگی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی۔"

(۲) "یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دفع نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔"

(۳) "ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونوں (ہندو مسلمان) کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلا نازل ہو رہے ہیں زلزلے آ رہے ہیں قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ ایک بلا ابھی بس نہیں کریگی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائینگے۔ سو اے ہموطنی بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لیں۔ اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔" (پیغام صلح ص ۳۱، ۳۲)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے آخری پیغام میں جس کے کچھ اقتباسات اوپر درج کر دیئے گئے ہیں بروقت ہندوستان کی دو بڑی قوموں (ہندو اور مسلمان) کو صلح اور باہمی اتحاد کی طرف توجہ دلائی۔ اور عدم صلح و اتحاد کی صورت میں جو برے نتائج اور ہولناک مصائب ملک کو درپیش تھے ان سے آگاہ کیا۔ لیکن افسوس اہل وطن نے اس آسمانی آواز پر کان نہ دھرے۔ اور ایسے طریق اختیار کرنے سے باز نہ رہے جو باہمی نفرت اور عداوت کو بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں یہاں تک کہ ۱۹۴۷ء میں جہاں بہی خواہان ملک کی جدوجہد اور مسلسل قربانی سے ملک کو آزادی نصیب ہوئی وہاں ساتھ ہی باہمی تفرقہ اور منافرت رنگ لائی اور ملک کا نقصان بٹوارہ ہوا۔ پھر بٹوارے کے معاً بعد ایک طرف آسمان سے تباہ کن بارشیں برسیں اور سیلاب آئے اور دوسری طرف دونوں قوموں کے دلی کینوں اور بغض و عداوت کی آگ بھڑک اُٹھی۔ اور انسانوں کے قتل سے خون کی ندیاں چلیں۔

لیکن افسوس ہے کہ اہل وطن یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود نہ سنبھلے۔ اور باہمی بغض و عداوت کی آگ بجائے ٹھنڈی پڑنے کے روز بروز زیادہ مشتعل ہوتی گئی۔ جس کے نتیجہ میں خدائی قہر بھی زیادہ شدت کے ساتھ ملک پر نازل ہوتا گیا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۵۵ء میں ۱۹۴۷ء سے بڑھ کر طوفان آیا۔ اور تباہی و بربادی نے اپنا دامن زیادہ وسیع پھیلایا۔

بہرحال ۵۵ء میں جو سیلاب اور طوفان آئے انہوں نے گذشتہ تمام ریکارڈ مات کر دیا۔ اور نہ معلوم یہ مصائب اور تباہی کی چکی ابھی کب تک چلے گی۔ اور کس کس کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔

آخری گذارش

اب بھی وقت ہے کہ موجودہ زمانہ کے مصلح اور اوتار کی آواز کو بے قدری سے نہ دیکھا جائے اور حکومت اور رعایا بالخصوص بھارت کے ہردلعزیز وزیراعظم پنڈت نہرو پوری کوشش اور جدوجہد سے بھارت میں بسنے والی مختلف قوموں اور مذاہب میں صلح و اتحاد قائم کرنے کا انتظام کریں۔ باہمی نفرت و عداوت اور بغض و کینہ کو دلوں سے مٹانے کے لئے ضروری تجاویز اختیار کریں اور مادی وسائل کے ساتھ ساتھ روحانی ترقیات اور نیکی و تقویٰ قائم کرنے کی طرف بھی توجہ کریں ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے

اخبار احمدیہ

قادیان اکتوبر۔ مکرم مولوی نصیر الدین صاحب ابن مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین صاحب آف بورنیو نے مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مولوی فاضل، بشاہد، بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ اے کے امتحانات پاس کرنے کے علاوہ آپ نے جرنلزم کی ڈگری بھی حاصل کر لی ہے۔ اور اب اہل و عیال سمیت مغربی افریقہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ احباب آپ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے اپنے دادا محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق ناظر بیت المال کی صحت کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔ آپ اکتوبر کو مع اہل و عیال زیارت قادیان کے لئے آئے تھے اور اکتوبر کو واپس تشریف لے گئے۔

۲۷ر اکتوبر۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ بسلسلہ مقدمہ مالگذاری جائیداد صدر انجمن احمدیہ بٹالہ گئے۔

قادیان ۲۸ر اکتوبر۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب و مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ وزیر پبلک ورکس (پنجاب) سے بعض ضروری امور کے متعلق ملاقات کی۔

قادیان ۲۹ر اکتوبر۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب کا بطور ناظر امور عامہ تقرر عمل میں آیا ہے۔ اور انہوں نے چارج لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔

بٹالہ ۲۹ر اکتوبر۔ سیلاب زدگان کی ریلیف کے تعلق میں مجلس عاملہ منڈل کانگرس کے اجلاس میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے شرکت کی۔ اور بتایا کہ سیلاب اور بارش کے ایام میں جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں کو بھی اپنے مکانوں میں پناہ دی۔ اور قریب کے غیر مسلموں کو پیشکش کر دی تھی۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو آپ لوگ ہمارے ہاں آ جائیں یہ پیشکش ایسے وقت میں کی گئی تھی جبکہ مکانات کے منہدم اور خطرناک ہو جانے کے باعث چالیس سے اوپر احمدی خاندانوں اور افراد کو مساجد و دیگر مکانات میں منتقل کیا گیا تھا۔ اپنے طور پر غیر مسلموں کو مالی امداد دینے کے علاوہ شہریوں کے نمائندگان کے اجلاس میں بھی ہماری طرف سے پرزور تحریک کی گئی۔ کہ آٹا اور روپیہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ قادیان سے قریباً تیرہ من آٹا اور ساڑھے تین صد روپیہ جمع ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی چندہ دیا گیا۔ اور مزید کا بھی وعدہ کیا گیا۔ ہماری طرف سے یہ بھی پیشکش کی گئی۔ کہ بیٹ کے علاقہ میں جہاں سیلاب سے زیادہ نقصان ہوا ہے بھی امداد وغیرہ کا کام شروع کیا جائے جماعت احمدیہ بھی اس میں مدد دے گی۔

گورداسپور ۳۰ر اکتوبر۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز و مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے بعض حکام ضلع سے ملاقات کی۔

قادیان ۳ر نومبر۔ جناب گاندھی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بٹالہ ڈکیتی کے سلسلہ میں جائے واردات دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔

احمدیہ حلقہ میں تعمیرات کا کام

رپورٹ کارگذاری تین ہفتہ

قادیان کے احمدیہ حلقہ میں کافی تعداد میں مکانات منہدم ہو گئے اور ایک کثیر تعداد کو شدید نقصان پہنچا۔ ایک طرف جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے اور دوسری طرف کئی درجن خاندانوں اور افراد کو مساجد اور دیگر مکانات میں جگہ دی گئی تھی۔ چونکہ یہ اخراجات غیر متوقع تھے جن کے لئے ابھی تحریک کی جانی تھی۔ اس لئے قلیل روپیہ اور قلیل وقت سے استفادہ کی یہی ایک صورت باقی تھی کہ وقتی طور پر دفاتر کے عملہ کو بھی تعمیرات کے کام میں لگا دیا جائے چنانچہ قریباً تین ہفتے میں یہ سر توڑ کوشش کی گئی۔ کہ قابل مرمت مکانات کی مرمت عمل میں آ جائے۔ علاوہ ازیں بعض مکانات کا بیشتر حصہ تعمیر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مرمت و تعمیر وقت امداد کچھ قرض سے حاصل کردہ رقم کے مطابق عمل میں آئی ہے۔ ورنہ ابھی تک یہ مکانات مزید قابل مرمت ہیں۔ نیز یہ کام اتنا زیادہ ہے کہ موجودہ عملہ تعمیرات بالکل ناکافی ہے۔ اور دفاتر بھی کھلنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اس پر کئی ماہ صرف ہوں گے۔ (باقی صفحہ پر)

الدارِ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کے ثواب میں شریک ہونے کا بہترین موقعہ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

موجودہ صدی کے شروع میں جب ہمارے ملک میں وبائے طاعون کا زور تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب "کشتی نوح" تصنیف فرمائی۔ اور خدا تعالےٰ سے خبر پا کر اس میں عظیم الشان پیشگوئی درج فرمائی۔ جو چار پہلوؤں پر مشتمل تھی:-

(۱) حضرت اقدس علیہ السلام کے مسکونہ مکانات (الدار) طاعون سے بالکل محفوظ رہیں گے۔ اور اس میں بسنے والا کوئی شخص بھی طاعون کے حملہ کا شکار نہ ہوگا۔ یہ وعدہ انی احافظ کل من فی الدار کے الفاظ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے دیا گیا تھا۔

(۲) حضرت اقدس علیہ السلام کے وجود کی خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حفاظت ہوگی۔ احافظک خاصۃً کے الفاظ میں اس کا وعدہ تھا۔

(۳) قادیان میں طاعون جارف نہ آئے گی۔ جس سے اس کی آبادی بالکل صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔

(۴) احمدیہ جماعت نسبتاً اور مقابلۃً اس وبائے عظیم بربادانگن حملہ سے محفوظ رہے گی۔ اور مخلصین (سوائے شاذ و نادر کے) اس مرض سے بچائے جائیں گے۔

کشتی نوح میں مذکور ان تمام وعدوں کا ایفاء وبائے طاعون کے زمانہ میں ایک دنیا نے مشاہدہ کیا۔ اور بہت سی سعید روحیں ان وعدوں اور پیش خبریوں کو پورا ہوتے دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لائیں لیکن جب کہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ حفاظت کے یہ وعدے وبائے طاعون سے مخصوص نہ تھے ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانہ میں جب مشرقی اور مغربی پنجاب میں فسادات کی آگ مشتعل ہوئی۔ اور مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے لئے زندگی کے لمحات زمانہ طاعون سے بھی زیادہ تاریک ہو گئے۔ اس وقت پھر خدا تعالےٰ کی تجلی ظاہر ہوئی۔ اور کم و بیش یہ چاروں وعدے پوری شان سے ظہور میں آئے۔ چنانچہ:-

(۱) فسادات کی لپیٹ میں الدار مسیح موعود علیہ السلام کے ارد گرد کا ملحقہ علاقہ بھی آیا۔ اور جانی اور مالی نقصان ہوا لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کے مکانوں کی خاص طور پر خدا تعالےٰ نے حفاظت کی۔ اور ان میں بسنے والے ایک متنفس کو بھی نقصان نہ پہنچا۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جسمانی لحاظ سے نمائندہ آپ کے فرزند گرامی ارجمند سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دوسرے افراد ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان وجودوں کی خاص طور پر حفاظت کر کے احافظک خاصۃً کا وعدہ پورا فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر بہشتی مقبرہ کی بھی خاص حفاظت فرمائی جس میں حضور اقدس علیہ السلام کا جسد اطہر مدفون ہے۔

(۳) ان فسادات میں قادیان پر حملہ ہوا۔ کئی جانیں بھی تلف ہوئیں۔ لیکن جس طرح مشرقی پنجاب کے بعض دوسرے شہر مسلمانوں کے وجود سے یکسر خالی ہو گئے۔ گویا جارف فسادات ان پر وارد ہوئے۔ ایسی تباہی سے قادیان محفوظ رہا۔ اور اب بھی چھ صد کے قریب احمدی درویشانہ رنگ میں قادیان میں مقیم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدہ کی صداقت کو ہر آنے جانے والے کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں

(۴) مشرقی پنجاب میں احمدیہ جماعت کے افراد کی جس طرح اللہ تعالےٰ نے حفاظت فرمائی۔ اور ہر آن ان کی معیت فرمائی۔ یہ ایک لمبی اور وسیع علاقہ پر پھیلی ہوئی داستان ہے جو چند صفحات میں بیان نہیں ہو سکتی۔ ہر علاقہ کے احمدی اپنے ساتھ تائیدی نشانات اور معجزات کی ایک تفصیل رکھتے ہیں۔

جہاں تک اللہ تعالےٰ کے سلوک اور نصرت کا تعلق ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت کے ساتھ ہر قدم پر نظر آ رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے احمدیہ جماعت کو ترقی اور برکت دینے کے لئے ہر آن لگے ہوئے ہیں لیکن کچھ ہماری۔ ہاں ان مخلصین کی جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ اللہ تعالےٰ کے حضور کیا ہوا ہے۔ بھی ذمہ داریاں ہیں۔ اور یہ ذمہ داریاں خدا تعالےٰ کے ان فضلوں اور تائیدوں کو دیکھتے ہوئے جو ہر وقت جماعت کے شامل حال ہیں اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔

اس کے تعلق میں میں احباب جماعت ہندوستان سے ایک ضروری گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ جناب ناظر صاحب بیت المال قادیان کی طرف سے تفصیلی اعلان اخبار بدر میں ہو چکا ہے۔ اور بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ گذشتہ طوفان خیز بارشوں سے قادیان کے احمدی محلہ جس میں الدار مسیح موعود علیہ السلام واقع ہے کے بہت سے مکانات کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ جس کا اندازہ کئی لاکھ روپے ہے۔ ان گھروں میں اس وقت وہ درویش رہتے ہیں جن کے سپرد الدار مسیح موعود علیہ السلام اور مزار مبارک کی نگرانی۔ پاسبانی اور آبادی ہے۔ اور یہ سارے مکانات اس حلقہ میں ہیں جس کا قریبی و گہرا تعلق خدا تعالےٰ کے مامور و محبوب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔ اور ان کی ایک ایک اینٹ اللہ تعالےٰ کے نشانات کی حامل ہے۔ جہانتک درویشوں کا تعلق ہے وہ اپنی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ اور غیر معمولی اور پُر خطر حالات میں یہاں پر مقیم ہیں۔ لیکن ان کے پاس مال نہیں جس سے وہ قابل مرمت یا منہدم مکانات کی مرمت یا تعمیر کر سکیں اور نہ ہی صدر انجمن احمدیہ (جو پہلے ہی ضروری اخراجات کی وجہ سے زیر بار ہے) کے بجٹ کی حالت ایسی ہے کہ وہ اس ضروری کام میں خاطر خواہ مدد کر سکے۔ موسم سرما اپنی شدت کے ساتھ سر پر آ چکا ہے۔ اور ان بے سروسامان درویشوں کے لئے جن کے پاس کپڑے بھی کافی نہیں رہائشی مکانوں کی فوری تعمیر کی ضرورت ہے۔

پس ان حالات کے پیشِ نظر میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں جو اس غرض کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت نظارت بیت المال نے کھولا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خلوص سے خرچ کرنے سے انشاء اللہ مالوں میں کمی نہ آئے گی۔ اور جو احباب الدار مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کی غرض سے احمدیہ محلہ کے مکانات کی مرمت و تعمیر میں حصہ لیں گے وہ یقیناً وسّع مکانک کے حکم کو موجودہ حالات میں پورا کرنے کا موجب ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دینوی حسنات اور اخروی انعامات پائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

اپنے محبوب مرکز کی آبادی

اور

درویشان کے لئے مکانات کی تعمیر و مرمت

احباب جماعت کو اخبار بدر مورخہ ۲۱ر اکتوبر سے کسی قدر اندازہ ہو چکا ہوگا کہ گذشتہ طوفانی بارش سے جو مسلسل ساٹھ گھنٹہ تک ہوتی رہی ہے اس سے ہمارے ایریا کے مکانات شدید متاثر ہوئے ہیں۔ چنانچہ جملہ کچے مکانات تو منہدم ہو گئے ہیں۔ اور متعدد پختہ مکانات کی دیواریں اور چھتیں پھٹ گئی ہیں۔ ان مکانات کی از سر نو تعمیر و مرمت کا اندازہ کئی ہزار روپے تک پہونچ جاتا ہے۔ درویشان قادیان کی رہائش کے لئے مکانات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ خواہ وہ معمولی نوعیت کے ہی کیوں نہ ہوں۔ اس وقت ایک ایک مکان میں زیادہ سے زیادہ درویشان کو آباد کر کے نہایت تنگی ترشی سے گذارہ کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کیفیت ایک لمبے عرصہ تک قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ اکثر درویشان مع اہل و عیال قیام پذیر ہیں اور فیملیز کے لئے لازمی طور پر علیحدہ پردہ دار مکان کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور تمام درویشان کو مکانات مہیا کرنا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہے مگر انجمن کی مالی مشکلات اور دیگر تبلیغی ضروریات پہلے ہی اس قدر وسیع ہیں۔ کہ بجٹ سے ان مکانات کی مرمت اور تعمیر کے لئے گنجائش نہیں نکالی جا سکتی۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ پہلے ہی کمی آمد چندہ جات کے باعث مقروض ہے اور یہ قرض دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان غیر معمولی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہندوستان سے چندہ کی اپیل کی جائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اخبار الفضل میں اس ضمن میں ایک اعلان بھی شائع فرمایا ہے۔

لہٰذا مخلصین جماعت سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے محبوب مرکز کی آبادی اور درویشان کیلئے مکانات کی مرمت و تعمیر کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ چندہ ارسال فرما دیں اور میں امید کرتا ہوں کہ مخلصین جماعت اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اپنے عطیات بمد "حفاظت مرکز" جلد از جلد بکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں ارسال کر کے اسم وار تفصیل سے نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمائیں گے تا کہ ایسے معطی احباب کی فہرست سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں بغرض دعا پیش کی جا سکے اللہ تعالےٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال قادیان)

ایک ضروری ترمیم

اخبار بدر مورخہ ۵-۸-۵۵ء کے کالم ۲ کے اعلان میں احباب نوٹ فرمالیں کہ مسجد احمدیہ گنج کا چندہ بجائے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج کے مکرم بی۔ ایم بشیر صاحب وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور

26. NEW Market
BANGALORE CITY
(MYSORE STATE)

کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ اور کوپن پر "برائے تعمیر مسجد احمدیہ گنج" تحریر فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

نوجوان حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر قیادت بھجوائے گئے۔ ہماری امدادی پارٹی کے نوجوان سب سے پہلے سیلاب زدہ علاقہ میں پہنچے۔ اور انہوں نے موضع گھوڑے واں۔ نینو وال۔ بھیر وجیچی بھینی کھنڈہ اور راجپورہ کا دورہ کیا اور اس علاقہ کے قریباً ڈیڑھ سو مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ اس علاقہ کے لوگوں کو صاف پانی اور صاف غذا کی عدم فراہمی کے باعث بخار، پیچش اور پیٹ کی اکثر بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں۔

جب ہماری امدادی پارٹی کے افراد رات کو قریباً ۸ بجے واپس قادیان پہنچے۔ تو ان سے مصیبت زدہ دیہات کے تکلیف دہ حالات کا علم ہوا۔ چنانچہ ہم نے ارادہ کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے روزانہ طبی و امدادی وفد ان علاقوں میں جاتا رہے۔

اگلے روز مورخہ ۳۱/۱۰/۵۵ کو پھر مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل کے ہمراہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر ڈسپنسر بشیر احمد صاحب مہار اور مرزا محمود احمد صاحب پر مشتمل امدادی پارٹی کو دیہات میں بھجوایا گیا۔ اور ان کے ساتھ طبی امداد کے علاوہ مریضوں کے لئے پرہیزی خوراک مثلاً چاول - دال مونگ وغیرہ بھی بھجوائی گئی۔ اس روز بھی تقریباً ڈیڑھ سو مریضوں کو دوائیں دی گئیں اور ٹیکے لگائے گئے۔ اور بیسیوں مریضوں میں پرہیزی خوراک تقسیم کی گئی۔ چونکہ سیلاب کے پانی کی وجہ سے اس علاقہ کے کنویں خراب ہو گئے ہیں۔ اس لئے پانی صاف کرنے کی دوائی کنووں میں ڈالنے کے لئے تقسیم کی گئی تاکہ پانی صاف ہو۔ اور خراب پانی کے استعمال سے بیماریاں زور نہ پکڑ جائیں۔ اس روز بھی شام گئے تک ہمارا طبی امدادی وفد کام کرتا رہا۔ اور سات کو قادیان واپس آیا۔

مورخہ ۱/۱۱/۵۵ کو سیلاب زدہ دیہات کا دورہ کرکے ان کے حالات اور فوری ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے خاکسار مع مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر اخبار بدر و مکرم مولوی برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری لوکل کمیٹی۔ مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ۔ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ اور مرزا محمود احمد صاحب اس علاقہ کی طرف روانہ ہوا۔ چنانچہ اس روز ہم نے علاقہ بیٹ کے سات سیلاب زدہ دیہات کا معائنہ کیا اور وہاں حسب ضرورت امداد بہم پہنچائی۔ یہ دیہات گھوڑے واں۔ نینو وال۔ بھیر وجیچی بھینی کھنڈہ۔ راج گڑھ۔ ملاں وال اور بسوال ہیں۔ اس روز موضع بھینی کھنڈہ میں پہلی دفعہ علاقہ کے نائب تحصیلدار بھی پہنچے تھے۔ جن کے ساتھ نصف گھنٹہ تک امدادی کاموں کے تعلق میں ہمارا تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ تحصیلدار کا ہماری ہمدردی اور "خدمت خلق" کے پروگرام سے متاثر ہوئے۔ اس گاؤں کے ممبران پنچایت سردار شیر سنگھ صاحب اور سردار آسا سنگھ صاحب نے ہمیں وہ بدبودار اور گندی آلو، گندم اور دیگر اجناس دکھائیں جن کو وہ سیلاب کی وجہ سے استعمال کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کیونکہ ارد گرد کے علاقہ سے صاف غلہ ملنا قریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ اس گاؤں کے لوگوں نے کئی روز تک درختوں کے پتے کھا کر گذارہ کیا ہے اور سردی میں ٹھٹھرتے رہتے ہیں۔ ہم اس روز شام کے قریب موضع بسوال پہنچے جو دریائے بیاس کے کنارے پر واقع ہے۔ اور ضلع ہوشیارپور کے حلقہ میں آتا ہے۔ متعدد دیہات کی طرح اس گاؤں کے باعث لوگوں نے بھی مسمار مکانوں کے ملبوں پر سر چھپانے کے لئے جھونپڑیاں تیار کر لی ہیں اس جگہ اور موضع ملاں وال میں آج پہلی دفعہ امدادی وفد پہنچا۔ وہ ہمارے وفد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے چہروں پر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بہت سے مریضوں کو دیکھ کر دوائی دی گئی ٹیکے لگائے گئے اور ضرورت مند لوگوں میں چاول دال تقسیم کی گئی۔ موضع ملاں وال کے پنچ نے بلوں کی مرمت کے متعلق توجہ دلائی۔ تاکہ وہ آئندہ فصل بونے کا کام شروع کر سکیں

اس علاقہ کے دورہ سے ہم نے یہ بھی محسوس کیا کہ سیلاب زدہ علاقہ کے بچوں اور عورتوں کو تن ڈھکنے کے لئے پارچات کی فوری امداد کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس بات کے مدنظر کہ روزانہ قادیان سے امدادی پارٹی کے آنے جانے پر کافی وقت صرف ہوتا ہے۔ اور اصل امدادی کام کیلئے بہت کم وقت بچتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگلے روز مورخہ ۲/۱۱/۵۵ سے اس علاقہ میں باقاعدہ امدادی کیمپ کھول دیا جائے۔

اس روز قریباً ڈیڑھ سو بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرنے کے بعد ہماری پارٹی دس بجے شب قادیان واپس پہنچ گئی۔

موضع بھیر وجیچی کو مرکز بناتے ہوئے اسی جگہ امدادی طبی کیمپ کھول دیا گیا ہے۔ جہاں سے صبح صبح امدادی پارٹیاں مختلف دیہات میں کام کرنے کیلئے روانہ ہو جاتی ہیں اور سارا دن "خدمت خلق" کے جذبہ سے سرشار علاج معالجہ اور امدادی پروگرام میں مصروف رہتی ہیں

ہمارے امدادی کیمپ میں پانچ افراد مستقل طور پر حاضر رہتے ہیں۔ ان کے کام میں تعاون کے لئے روزانہ تین چار نئے تازہ دم نوجوان قادیان سے بھجوائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ جا کر ان کا ہاتھ بٹائیں اس امدادی کیمپ کے انچارج ملک بشیر احمد صاحب ڈسپنسر احمدیہ شفاخانہ ہیں اور ان کے ساتھ کام کرنے والے ورکرز محمود احمد صاحب بشر۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مہار۔ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔

چونکہ اب گندم۔ چنے وغیرہ کی فصلیں بونے کا وقت ہے۔ اس لئے ان علاقوں کے لئے بیج اور مویشیوں کی فوری ضرورت کے متعلق ضلع اور صوبہ کے حکام کو بھی توجہ دلائی گئی ہے اور ہماری طرف سے مورخہ ۲/۱۱/۵۵ کی صبح کو زمینداروں کے ہلوں کی مرمت کیلئے قادیان سے ایک مستری جن کا نام منظور احمد صاحب ہے۔ کو بھی امدادی کیمپ میں بھجوایا گیا ہے۔

مورخہ ۲/۱۱/۵۵ کی شام کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (احمدی نوجوانوں کی مجلس) کے نائب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے فرزند ہیں) بھی امدادی کاموں میں شرکت اور ریلیف کے کام کا معائنہ کرنے کے لئے اس علاقہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے ہمراہ چوہدری عبد القدیر صاحب۔ چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ اور یونس احمد صاحب اسلم بھی امدادی کیمپ میں کام کرنے کے لئے گئے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے نظارت امور عامہ کی تحریک پر خدام الاحمدیہ کے فنڈ سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ دو صد روپے اور اپنی طرف سے بہت سے پارچات عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امداد سیلاب زدگان کے کام میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے آپ کا خود کیمپ میں تشریف لے جانا۔ اور کام کرنے والوں کی راہ نمائی کرنا "خدمت خلق" کے اس کام کی کامیابی کے لئے نیک فال ہے۔

جماعت کی طرف سے کپڑوں کے تھان خرید کر بچوں عورتوں اور مردوں کے سائز کے کپڑے تیار کروائے جا رہے ہیں۔ کپڑے سینے کا کام ہمارے احمدی درزی بلا اجرت صرف "خدمت خلق" کے جذبہ کے ماتحت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور رات دن پارچات تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ مورخہ ۴/۱۱/۵۵ کو بہت سے پارچات ریلیف کیمپ بھیر وجیچی میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ جمعہ کے مبارک دن صاحبزادہ صاحب خود اپنی نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم کروا سکیں۔

جماعت کی مستورات کی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کے زیر انتظام بھی احمدی گھروں سے ریلیف کے لئے پارچات اور غلہ جمع کیا جا رہا ہے یہ جمع ہونے والا سامان بھی دو روز کے اندر تقسیم کے لئے ریلیف کیمپ میں بھجوا دیا جائے گا۔

ہماری درخواست پر محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں نے بھی سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ ایک صد روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ اسی طرح اس کار خیر میں شرکت اختیار کرتے ہوئے مجلس انصار اللہ کی طرف سے مکرم سید محمد شریف شاہ صدر مجلس نے بھی ایک صد روپیہ ریلیف کے کام کیلئے مرحمت فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ممبران مجلس انصار اللہ ریلیف فنڈ کے لئے کچھ مزید رقوم جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مقامی اور مضافات قادیان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ پانچ سو روپیہ عطا کیا ہے

اس وقت تک سینکڑوں بیماروں کو طبی امداد دی جا چکی ہے۔ اور علاقہ بیٹ میں مستقل طور پر ریلیف کیمپ بھیر وجیچی میں کھولا ہوا ہے۔ جہاں سے غلہ چاول۔ دال اور پارچات مستحق لوگوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس بہت سے مقامی غیر مسلم مصیبت زدگان کی طرف سے بھی امداد کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور سابقہ شاندار روایات کے مطابق ہماری خواہش ہے۔ کہ ہم انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے اس موقعہ پر عملی طور پر زیادہ سے زیادہ مدد کر سکیں۔ لیکن ہمارے اپنے ذرائع آمد بہت محدود ہیں۔ اسلئے اپنی مالی مشکلات اور کمائی کے باعث اس کار خیر میں وسیع پیمانہ پر حصہ لینے سے کافی حد تک معذور ہیں۔ مگر جس حد تک بھی ممکن ہو سکا۔ اس مصیبت کے وقت میں ہم حکومت اور عوام کا ہاتھ بٹا کر اس پر قابو پانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

مقامی مصیبت زدگان اور علاقہ بیٹ کے دیہات میں سیلاب کی زد میں آنے والے ہزاروں خاندان پریشانی اور کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں بیماروں کی طبی امداد کے علاوہ ان لوگوں کے کھانے کو غلہ۔ سر چھپانے کو مکان اور بدن ڈھانکنے کو پارچات کی فوری ضرورت ہے۔ سردیوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ ہمارے یہ بھائی گرم کپڑوں کے بھی محتاج ہیں۔ پھر آئندہ فصل بونے کا وقت بھی گذر رہا ہے۔ ان کے مویشی ضائع ہو چکے ہیں۔ ان کے پاس بیج بھی موجود نہیں ہیں۔ اس لئے جہاں ہم اپنی جماعت کے مخیر احباب کو ان مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ یا ضرورت کی چیزیں بھجوانے کی تحریک کرتے ہیں وہاں حکومت پنجاب اور ضلع کے افسران سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ریلیف کے کام کو پہلے سے زیادہ تیز کرنے کا انتظام فرمائیں۔ کیونکہ جوں جوں وقت گذر رہا ہے۔ مصیبت زدگان کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

نیز یہ بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر حکومت کے افسران اپنے فنڈ یا بیرونی ممالک کی آمد ریڈ کراس وغیرہ سے ضلع گورداسپور کے علاقہ بیٹ کے مذکورہ بالا دیہات کو امداد پہنچانے کے لئے ہمارے امدادی کیمپ کی خدمات حاصل کرنا چاہیں۔ تو ہم اس پیشکش کو شکریہ سے قبول کرتے ہوئے پورے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ضلع اور صوبہ کے اعلیٰ افسران کی خدمت میں اور ضلع و صوبہ کی کانگریس پارٹی کی خدمت میں بھی تعاون کی بھی پیشکش کی جا چکی ہے۔

علمائے شام و فلسطین و مصر کی طرف سے وفات مسیح کا اعلان

(از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ بلاد عربیہ مقیم حیفا اسرائیل)

آج سے ۶۷ سال پیشتر کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان سے (فتح اسلام) کے ذریعہ یہ اعلان فرمایا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام جن کی مسلمان اور عیسائی انتظار کر رہے ہیں اور ہر ایک یہی سمجھ رہا ہے۔ کہ ان کے مذہب و ملت کی ترقی ان کی آسمان سے آمد کے ساتھ وابستہ ہے۔ طبعی انسانی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں۔ اور میں ان کا مثیل ہو کر دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ذریعہ الحاد اور تثلیث پرستی دور کی جائے گی۔ اور توحید اپنی پوری شان کے ساتھ چمکے گی۔

اس وقت یہ دعویٰ ایک اعجوبہ سمجھا گیا۔ اور حیات مسیح ناصری علیہ السلام کا انکار اور انکی طبعی طور پر وفات کا عقیدہ کفر قرار دیا گیا۔ اور قادیان کے قریب ترین شہر بٹالہ سے ہی شیخ محمد حسین صاحب نے اس بات کا بیڑا اُٹھایا کہ وہ وفات مسیح کے مدعی کو اسلام سے خارج کر دیں گے۔ اور حیات مسیح ثابت کر دکھائیں گے۔ اور اس کے لئے انہوں نے یہ آسان ترین راہ اختیار کی۔ کہ ہندوستان کے تین سو مولوی صاحبان سے ایک فتویٰ پر مہریں لگوا کر اپنے ماہوار رسالہ "اشاعۃ السنہ" پر شائع کر دیا۔ کہ حیات مسیح ناصریؑ کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور جب مسیح ناصری آسمان پر زندہ بجان ہوں۔ اور آسمان سے زمین پر نازل ہونے کے لئے کمر بستہ تو کسی مثیل مسیح کے لئے قدم رکھنے کی کہاں گنجائش؟

یہ اس زمانہ کی بات ہے جبکہ ہم میں سے اکثر ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ مگر خدا تعالےٰ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کب غلط ہو سکتی ہے۔ اور خدا کی تقدیر کو کون بدل سکتا ہے؟ اور وہ فرشتے جو سحر فرنگ کے ازالہ اور تثلیث پرستی کو نابود کرنے کے لئے آسمان سے نازل کئے گئے تھے۔ اپنے مشن میں کیسے ناکام رہ سکتے تھے؟ آخر فرشتے اپنے کام میں کامیاب ہوئے اور حیات مسیح ناصریؑ کا عقیدہ رکھنے والے آہستہ آہستہ اپنی ناکامی کو محسوس کر کے راہ راست کی طرف افتاں و خیزاں آ رہے ہیں۔

ہندوستان میں تو وفات مسیح ناصری علیہ السلام ایسے صاف طور پر ثابت ہو گئی ہے۔ کہ وہی ہمارے مولوی صاحبان جو وفات مسیح کے عقیدہ کو کفر قرار دیتے تھے اب ایسے خاموش ہوئے ہیں۔ کہ وہ حیات مسیح کے عقیدہ کو کوئی وقعت ہی نہیں دیتے اور اس کے متعلق بات کرنا تو ضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ فضول بحث ہے۔ مسیح ابن مریم مر گئے تو کیا ہوا؟ اور اگر خدانخواستہ نہ بھی مرے ہوں تو کیا ہوا؟ نہ ان کی وفات سے اسلام کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اور نہ ان کی حیات سے کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک ان کی موت اور زندگی عدم کا حکم رکھتی ہے۔

دوسری طرف موجودہ نئی نسل جو سر شیخ اقبال کے نظریات یا نظموں کے دلدادہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ خیال کہ کوئی مسیح آسمان سے نازل ہوگا۔ یا کوئی مسیح موعود زمین سے پیدا ہو کر ملت اسلامیہ کو ترقی دے گا یا تجدید کرے گا یہ مجوسی عقیدہ ہے۔

بہرحال نئی روشنی کے دلدادہ اور پرانی تہذیب کے علمبرداروں نے اپنے قول و فعل سے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی اور موت کالعدم ہیں۔ اور کفر و اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اور اس طرح انہوں نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ جن تین سو علماء نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو عقیدہ وفات مسیح کی وجہ سے خارج از اسلام قرار دیا تھا۔ وہ اسلام سے ناواقف یا بے وقوف تھے۔ اور ہماری تکفیر کے لئے کوئی اور وجوہات ایجاد کرنے چاہئیں۔ جو جاذب نظر عوام ہوں۔ اور مسئلہ حیات مسیح کی طرح بے بنیاد نہ ہوں۔

یہ تو ہندوستان کا حال ہے۔ مگر بلاد عربیہ کے علماء کرام نے اپنی فطرتی بہادری اور ایمانی شجاعت کا کمال درجہ کا نمونہ دکھلایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی دلائل جو وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے اور اپنی صداقت عیاں کرنے کے لئے اپنی کتب فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام اور آئینہ کمالات اسلام میں بیان فرمائے تھے۔ وہی دلائل آپ نے عربی ممالک کے علماء کرام کے لئے اپنی کتب التبلیغ، حمامۃ البشریٰ، مکتوب احمد اور الہدیٰ والتبصرۃ وغیرہ میں درج فرمائے تھے جب ان کتب اور ان دلائل کی پرزور اشاعت بعہد خلافت ثانیہ بلاد عربیہ میں احمدیہ مشن کے ذریعہ ہوئی۔ اور احمدی مبلغین کے علماء کرام سے زبانی اور تحریری مناظرات ہوئے۔ تو علماء بلاد عربیہ نے صاف طور پر وفات مسیحؑ کو تسلیم کر لیا۔ اور بلاد عربیہ میں فتوے شائع کر دیئے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام اپنی طبعی موت سے فوت ہو چکے ہیں۔ اور جو شخص وفات مسیح ابن مریم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مسلمان اور مومن ہے۔ اور اس کے ایمان میں کسی قسم کا کوئی خلل نہیں۔ اس کا جنازہ پڑھا جائیگا۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوگا!

بلاد عربیہ میں سب سے پہلے جس علامہ متبحر (بڑے عالم) نے یہ اعلان کیا۔ وہ الشیخ؎ (مولوی) رشید رضا تھے۔ جو علامہ محمد عبدہ مفتی مصر کے شاگرد تھے۔ جو ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصر میں ہم مقابل بنے تھے۔ اور حضرت اقدس کی کتاب (الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ) کی نظیر لانے سے عاجز آ گئے تھے۔ اور شام کے مشہور اور اکابر آزاد علماء میں سے تھے۔ اور مصر میں رہائش رکھتے تھے۔ اور وہاں سے اپنا ماہوار رسالہ "المنار" نکالا کرتے تھے۔ جو اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ مشہور عربی اسلامی رسالہ تھا۔ اور اسی رسالہ میں ان کا یہ اعلان درج ہے (دیکھیں مقدمہ الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ)

بلاد عربیہ کے دوسرے علامہ زمان الشیخ عبداللہ القلقیلیؒ ہیں۔ جو غَزَّۃ (فلسطین) کے باشندہ ہیں۔ اور فلسطین میں سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے ہیں۔ اور بہت دیندار اور مالدار ہیں۔ انہوں نے ۱۹۳۹ء میں پرزور دلائل انجیلیہ اور قرآنیہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور یہ اس عالم کی شہادت ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ہم وطن یعنی فلسطینی ہیں۔ اور اس شہر میں رہتے ہیں جس میں حضرت ہاشم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا کی قبر ہے۔ یعنی (غَزَّۃ) اور حضرت امام شافعی کو اس شہر سے نسبت ہے (تفصیل کے لئے دیکھیں منار المنادی ص ۳۹)

شام و فلسطین کے بعد مصر ایک بہت بڑا مشہور اسلامی ملک ہے۔ اور اسی ملک میں وہ درسگاہ ہے۔ جو ساری دنیا میں سب سے زیادہ قدیم درسگاہ ہے۔ یعنی ایک ہزار پندرہ سال سے قائم شدہ ہے۔ اور اس کا نام (الأزهر) ہے۔ اور چونکہ یہ مدرسہ عالیہ (یا بہ اصطلاح فرنگ یونیورسٹی) مسجد میں ہے۔ اور طلبا مسجد میں ہی بیٹھ کر تعلیم پاتے ہیں۔ اس لئے اسے (جَامِعُ الْأَزْهَر)؎ بھی کہتے ہیں۔ اور اس کے انتظام کے لئے جو بڑے بڑے علماء کی ایک کمیٹی ہے۔ اسے (مشیخۃ الازہر) کہتے ہیں۔

۱۹۴۲ء میں مشیخۃ الازہر نے بھی بلاد عربیہ میں اپنا فتویٰ شائع کیا کہ حضرت مسیح ابن مریم ناصری وفات پا چکے ہیں۔ اور اس فتویٰ کا ذکر ہمارے لٹریچر میں بار بار آ چکا ہے

الغرض بلاد عربیہ کے سرکردہ علماء متفقہ طور پر شہادت دے چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ۔

ہماری جماعت کے احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ الشیخ محمود شلتوت نے جو فتویٰ لکھا تھا۔ وہ دراصل ان کا فتویٰ نہیں تھا۔ بلکہ (مَشْيَخَةُ الْأَزْهَر) کا فتویٰ تھا۔ جسے (ڈائرکٹرز آف ازہر) کے نام سے تعبیر کیا جا سکتا ہے

برادرم عبدالکریم خان صاحب (آف پونچھ) مرحوم و مغفور نے جو استفتاء یا سوال در بارہ وفات و حیات مسیح ناصری علیہ السلام بھیجا تھا۔ وہ مشیخۃ الازہر کے نام بھیجا تھا۔ اور مشیخۃ الازہر نے ہی ان کو جواب بھیجا تھا جو مشیخۃ الازہر کے حکم سے مشیخۃ الازہر کے ایک رکن الشیخ محمود شلتوت نے لکھا تھا اور لکھ کر مشیخۃ الازہر کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور مشیخۃ الازہر نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی تھی۔

الغرض مصر سے شائع شدہ وفات مسیح کا فتویٰ الشیخ محمود شلتوت کا فتویٰ نہیں۔ بلکہ مشیخۃ الازہر کا فتویٰ ہے جو مستند اور پختہ اور تجربہ کار اور معمر بڑے بڑے علماء کی ایک کمیٹی ہے۔ اور جملہ طلباء ازہر کی تعلیم و تربیت تحقیق اور تدریس اور ان کو ڈگریاں عطا کرنا ان کا کام ہے۔ خود الشیخ محمود شلتوت نے اس فتویٰ کے متعلق بعض اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ۱۳۶۲ھ میں لکھا ہے۔

"فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ مِنَ الْعَامِ الْمَاضِي وَرَدَ إِلَى مَشْيَخَةِ الْأَزْهَرِ سُؤَالُ الْمُحْتَرَمِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَيٌّ هُوَ أَمْ مَيِّتٌ فِي نَظَرِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ وَالسُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ؟ ... حَوَّلَتِ الْمَشْيَخَةُ الْجَلِيلَةُ هٰذَا السُّؤَالَ إِلَيْنَا وَطَلَبَتْ أَنْ نَكْتُبَ فِيهِ رَأْيَنَا ... فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَحْثِ بِهٰذِهِ النَّتِيجَةِ (اس کے بعد فتویٰ بعینہٖ درج نقل کیا گیا ہے)

تَقَدَّمْتُ هٰذَا الْبَحْثَ إِلَى الْمَشْيَخَةِ الْجَلِيلَةِ وَبَعْدَ أَنِ اسْتَقَرَّ الْأَمْرُ عَلَيْهَا رَأَيْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَى صَفَحَاتِ رِسَالَةِ الْفَاهِرِ سَدًّا لِبَابِ التَّكْفِيرِ بِهٰذَا وَأَمْثَالِهِ الَّذِي ذَاعَ وَشَاعَ وَاتَّخَذَهُ بَعْضُ النَّاسِ حِرْفَةً فِي التَّدَيُّنِ وَإِعْلَانًا لِلْوَرَعِ وَالتَّقْوَىٰ وَتَظَاهُرًا بِمَظْهَرِ الْغَيْرَةِ عَلَى دِينِ اللّٰهِ وَأَحْكَامِهِ وَقَدْ تَفَضَّلَتِ الرِّسَالَةُ بِنَشْرِهِ فِي الْعَدَدِ ۴۶۲ الصَّادِرِ فِي الْخَامِسِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ سَنَةَ ۱۳۶۲ھ" (الرسالہ ۴۶۲ ص ۱۳، رجادی الاول ۱۳۶۲ھ)

جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"گذشتہ سال انہی ایام میں مشیخۃ الازہر کے نام عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک سوال موصول ہوا۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رُو سے زندہ ہیں یا مر چکے ہیں۔ مشیخۃ الازہر نے یہ سوال میرے سپرد کر دیا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کا جواب لکھوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باقی صفحہ پر)

؎ مسجد کو عربی میں جَامِعٌ بھی کہا جاتا ہے۔ اور آج کل مسجد کی بجائے جامع کا لفظ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ منہ۔

؎ عربی ممالک میں "مولوی" کی بجائے "الشیخ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ منہ

افکار و آراء

سوامی دیانند کا قاتل وزیر ہند؟

ویسے تو ہر مذہب کے لوگ ہی اپنے مذہب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے گپ بازی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی تاریخ جھوٹ خوش فہمیوں سے بھری پڑی ہے مگر آریہ سماجی حضرات تو اس اعتبار سے بہت ہی دلچسپ ہیں۔ اگر آج بجلی۔ تار ٹیلیفون۔ ہوائی جہاز یا ایٹم بم کی ایجاد ہو تو یہ ان تمام کا ذکر اپنے ویدوں میں سے دکھانے کا دعوے اگر دیں گے۔ اور اولوالعزمی کے اعتبار سے یہ مکہ اور مدینہ میں اوم کا جھنڈا گاڑنے کے متوا ہیں۔ چاہے وہ گنگا پار کرنے کی بھی ان کو ہمت نہ ہو۔ چنانچہ آریہ سماجی گپ بازی کی تازہ ترین مثال ذیل کی سطور سے ملیں گی جو آریہ سماجی اخبارات میں بڑے بڑے عنوانات کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں ارشاد ہے۔

- ایک بار رشی دیانند جودھپور مہاراج کے دربار میں بیٹھے تھے جب برٹش سرکار کی طرف سے ریاستوں کے لئے آئے ایک سرکاری کاغذ پر وچار ہونے لگا درباری دُبدھا میں تھے کہ کیا جواب دیں کیونکہ اس کا پولیٹیکل اثر ریاست کے بھوشیہ پر پڑتا تھا۔ آخرکار سوامی جی کا تجویز کردہ جواب دیا گیا۔ اس جواب سے لنڈن کے انڈیا ہاؤس (وزیر ہند) کے دفتر میں کھلبلی پڑ گئی۔ وہاں سے بھارت سرکار کو حکم ملا کہ جودھپور دربار کے جس ممبر نے وہ جواب لکھا ہے اُس کا نام اور راج سبھا کا فوٹو بھیجا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ لنڈن میں بیٹھے ہوشیار انگریزوں نے فوٹو پر نظر دوڑائی۔ مگر وہ کہیں نہ ٹکی تب وہاں سے غصے کی چٹھی آئی کہ اس تصویر میں وہ آدمی نہیں ہے۔ جودھپور کے راجہ سے اُس کا نام پوچھ کر اُسی وقت ہی اُس کا فوٹو بھیجا جاوے۔ اب سوامی دیانند کا نام اور فوٹو بھیجا گیا۔ دوسری ریاستوں سے بھی سی۔ آئی۔ ڈی اُن کے بیاکھیانوں کی رپورٹیں بھیج چکی تھی۔ اب لنڈن سے گورنر جنرل کو چٹھی آئی کہ وہ خطرناک آدمی آزادی سے گھوم رہا ہے جس سے برٹش سرکار کو اتنا بڑا خطرہ ہے اور تمہارا دھیان ہی اس طرف نہیں اگر اس شخص کی سرگرمیاں جلدی بند نہ کی گئیں تو آپ نالائق حکمران ثابت ہوں گے۔ سوامی جی کو جگناتھ کے ذریعہ زہر دیا جانا، سرکاری ڈاکٹر کا علاج اور سوامی کے زوان کے بعد آریہ سماج پر ٹیڑھی نظر۔ اس بارے میں واقفیت کے لئے مہاتما منشی رام کی کتاب آریہ سماج اینڈ اٹس ڈی ٹریکٹرز دیکھنا چاہیئے۔"

خوب آریہ سماجی اخبارات کا یہ اقتباس ہم نے بغیر زبان کی کسی تبدیلی کے شائع کر دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ سوامی دیانند انگریزوں کے خلاف تھے اس لئے لنڈن سے بادشاہ کے نمائندہ یعنی سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے اس زمانہ کے گورنر جنرل کو لکھا کہ یہ شخص یعنی سوامی دیانند بہت خطرناک ہے یہ کیوں زندہ ہے اس کی سرگرمیوں کو اگر بند نہ کیا گیا تو وائسرائے کو ایک نالائق گورنر جنرل قرار دیا جائے گا۔ اور اس خط کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوامی دیانند کو زہر دیا گیا۔

اگر یہی مضمون ہندوستان کے کسی اخبار میں ۱۹۴۷ء سے پہلے شائع ہوتا تو لطف آ جاتا۔ کیونکہ اس وقت بعض آریہ سماجی لیڈر تو رائے صاحب، رائے بہادر ہی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی نائیٹ اور سر بننے کی کوششوں میں تھے۔ اور اس مضمون کا مطلب یہ ہے کہ وزیر ہند سوامی دیانند کے قاتل تھے۔ جن کے حکم سے سوامی جی کو زہر دیا گیا۔

بہت اچھا ہو اگر اس مضمون کو بھی ہندوستان کی سکولوں میں پڑھانے والی تاریخ میں درج کر لیا جائے تاکہ آریہ سماجی حضرات ہندوستان کی آئندہ نسلوں کے سامنے اپنی حُب الوطنی کے ثبوت میں اس مضمون کو بطور سند پیش کر سکیں۔

(ہفت روزہ ریاست دہلی)

ایک قیمتی دستاویز

ریورنڈ ڈاکٹر اے منگانا ڈی، ڈی ایک مشہور شامی مسیحی فاضل ہیں جو قرآن مجید اور دوسرے اسلامی عنوانات پر کام کرتے کرتے جوان سے بوڑھے ہو چکے ہیں حال میں اپنے مقالہ میں انہوں نے وہ اصل منشور معہ انگریزی ترجمہ کے شائع کیا ہے جو عباسی خلیفہ المکتفی باللہ ثانی (متوفی ۱۱۶۰ء) نے مسیحی اسقف عبدیشوع ثالث (متوفی ۱۱۴۷ء) کو آزادی حقوق سے متعلق شاہی فرمان کی صورت میں لکھ کر دیا تھا یہ قلمی دستاویز جس کا عکس ڈاکٹر موصوف نے شائع کیا ہے جان ہائی لینڈز لائبریری مانچسٹر میں محفوظ ملی ہے۔ اور اس کی کتابت تقریباً ۱۲۰۰ء کی ہے یعنی اس کی تاریخ اجراء سے ۵۴ سال کے اندر ہی منشور میں ایک جگہ ان تصریحات کے بعد کہ مسیحیوں کی جان و مال کی حفاظت خلیفہ کے ذمہ ہے اور ان کے معبدوں اور خانقاہوں کی حفاظت بھی۔ نیز یہ کہ اپنے طریق تدفین میں یہ لوگ آزاد رہیں گے یہ جتانے کو کہ یہ سب کچھ خلیفہ وقت کی ذاتی آزاد خیالی کا نتیجہ نہیں یہ بھی ہے کہ:۔

(والعمل فی ذالک علی الشاکلۃ التی عمل علیہا الخلفاء الراشدون مع من قبلکم ورعی بہا الائمۃ السابقون رضوان اللہ علیہم عہد کم)

اس معاملہ میں ہمارا عمل وہی ہے جو تمہارے اسلاف کے ساتھ خلفائے راشدین کا رہ چکا ہے اور جس کی ائمہ سابقین نے تمہارے ساتھ رعایت رکھی ہے

اور خوب خیال رہے کہ اس منشور آزادی کی تحریر کا زمانہ بیسویں صدی عیسوی کا نہیں بارہویں صدی عیسوی ہے خود ڈاکٹر منگانا اس سے اتنا متاثر ہوا ہے کہ وہ تو اپنی تمہید میں یہاں تک لکھ گیا ہے کہ:۔

یہ منشور ایک عباسی خلیفہ کے دیوان سے نکلا ہے۔ لیکن کیا بیسویں صدی میں بھی کسی انگریز بادشاہ کسی ڈچ ملکہ یا کسی فرنچ صدر کی تحریر اپنی کثیر مسلم رعایا کے حق میں اس سے زیادہ رواداری کی ہو سکتی ہے؟ شروع میں مسیحیوں پر جو کچھ ظلم ہوا یا حال میں ان کا جو قتل عام ہوا اس کا ذمہ دار قرآن کو قرار دینا ایسا ہی ہے جیسے انگریز یسوع رہسپانوی عہد احتساب) کی سفاکیوں کو انجیل کے سر تھوپ دیا جائے۔" (صدق جدید لکھنؤ)

اس سے ان متعصب لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیئے جو جا بے جا ہر مسلمان بادشاہ پر ناواجب الزامات عدم انصاف۔ جنبہ داری وغیرہ لگاتے ہیں۔ اور اس کا باعث اسلام کی تعلیم کو قرار دیتے ہیں۔

وفاتِ مسیح کا اعلان بقیہ صفحہ ۵

اس پر مفصل بحث کی اور نتیجہ اخذ کیا (اس کے بعد فتوے بعینہٖ دوبارہ درج کیا گیا)

پھر میں نے یہ جواب مشیخۃ الازہر کے سامنے پیش کیا۔ اور جب مشیخۃ الازہر نے اس سے اتفاق کر کے اس کی منظوری دے دی۔ تو میں نے مناسب سمجھا کہ اسے رسالہ مؤقرہ "الرسالۃ" میں شائع کر دیا جائے تا اس کے ذریعہ تکفیر کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ جو اس مسئلہ اور ایسے ہی بعض دوسرے مسائل کے ذریعہ ان لوگوں نے کھول رکھا ہے جنہوں نے ایسے امور کو اپنی دینداری اور تقوی اور اخلاص ظاہر کرنے کے لئے ایک پیشہ بنا رکھا ہے۔ اور لوگوں پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان میں خدا تعالےٰ کے دین کی غیرت کا جذبہ موجزن ہے۔ اور یہ فتویٰ رسالہ "الرسالۃ" نے اپنے نمبر ۴۶۲ مورخہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ میں براہ مہربانی شائع کر دیا۔" رسالہ "الرسالۃ" قاہرہ ۱۹۴۳ء۔ ۵ مورخہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ۔

امید ہے۔ ہماری جماعت کے تمام احباب عموماً اور اہل قلم احباب خصوصاً اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ ۱۹۴۲ء میں مصر سے شائع ہونے والا فتویٰ دربارہ وفات مسیح مشیخۃ الازہر کا فتویٰ ہے۔ جو بلاد عربیہ کے بڑے بڑے فاضل علماء کی کمیٹی ہے۔ اور جس کی مہر کے بغیر ازہر کا کوئی طالب علم ازہری عالم نہیں کہلا سکتا۔ اور اس طرح خلق اللہ کو تو اصواباالحق کے ارشاد خداوندی کے مطابق مسئلہ وفات مسیح سمجھا کر احیاء اسلام کے لئے کوشش فرمائیں گے۔ کیونکہ اب اسلام کی دوبارہ زندگی مسیح ناصری علیہ السلام کی موت پر ہی منحصر ہے۔ اور ہم اسی صورت میں خیر الامم قرار پا سکتے ہیں۔ جب ہم پر سب قوموں سے زیادہ فیوض الٰہیہ والعامات متواترہ نازل ہوں نہ کہ ہم اپنی اصلاح کے لئے اسرائیلی یا غیر اسرائیلی نبی کے محتاج ہوں۔ مسیح محمدی نے کیا ہی سچ فرمایا تھا ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

احمدیہ حلقہ میں تعمیر کا کام بقیہ صفحہ ۲

ہنگامی تعمیرات میں ہر ایک سے اس کی طاقت کے مطابق کام لیا گیا ہے مزدور شخص کہ عارضی طور پر پہرہ دار تجویز کر کے پہرہ داروں کو تعمیرات میں منتقل کیا گیا۔ جو چپ کا کام یا اینٹیں لگانے کا معمولی کام کر سکتا ہے اس کو اس کام پر لگا دیا گیا۔ تاکہ اچھے کاریگروں کا وقت اہم کام کے لئے بچ سکے۔ چنانچہ اکثر افراد خطرناک مکانات کے گرانے ملبہ اٹھانے شہتیر وغیرہ نیچے کرنے۔ کٹائی کرنے۔ مٹی ڈالنے وغیرہ کا کام کرتے تھے۔ اور سب نے ہمت اور جفاکشی اور تعاون سے کام کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ضرورت ہے کہ بیرونی جماعتوں کے احباب مالی تعاون فرمائیں نیز یہ کام جو مرکزی حیثیت رکھتا ہے بااحسن طریق سرانجام پا سکے اور نظارت بیت المال کی تحریک پر جلد بتیں لبیک کہیں۔

تین ہفتوں میں ذیل کے احباب کے مکانات کی مرمت یا تعمیر حسب تفصیل بالا عمل میں آئی ہے (قدیم مالکان کے اسماء درج کئے گئے ہیں)

(۱) ممتاز علی صاحب دارد غہ (۲) حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب (۳) ڈاکٹر شاہ عالم صاحب (۴) حکیم نظام جان صاحب (۵) حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی (۶) حکیم عبدالقدیر صاحب کاغانی (۷) عبداللہ صاحب افغان (۸) استانی امۃ اللہ صاحبہ (۹) بابو وزیر خان صاحب (۱۰، ۱۱) دو دکانات مرزا رشید احمد صاحب و میاں عبدالسلام صاحب عمر (۱۲) ناظرالدین صاحب (۱۳) ایک مکان مملوکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (۱۴) مرزا المظفر بیگ صاحب (۱۵) مرزا محمد شریف بیگ صاحب (۱۶) حکیم مولوی قطب الدین صاحب (۱۷ تا ۱۹) تیجکرسٹ مدرسہ احمدیہ (۲۰) عبدالستار صاحب (۲۱) ایم عبدالکریم صاحب (۲۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب (۲۳) قاضی خواجہ علی صاحب (۲۴) حضرت مفتی ربانی (باقی صفحہ ۸ پر)

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دائمی مرکز قادیان

(میں)

جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں (۶۴واں)

جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو منعقد ہو رہا ہے

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر متلاشیان حق کی خدمت میں بالعموم یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان (مشرقی پنجاب) کا چونسٹھواں سالانہ اجتماع جس کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں مجددِ دوران مصلح زمان مسیح موعود مہدی معہود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے رکھی تھی۔ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مذہبی، علمی اور روحانی مضامین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ہندوستان و پاکستان کے مشہور علماء تقاریر فرمائیں گے۔

تمام احباب جماعتہائے ہندوستان سے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں خود بھی شمولیت اختیار فرماویں اور دوسرے دوستوں کو اس میں شریک ہونے کی تحریک کر کے ساتھ لائیں۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت، روح پرور تقاریر اور اجتماعی دعاؤں سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور روحانی پیاس کو بجھائیں موجودہ گمراہی، ضلالت اور مادیت کے زمانہ میں زندہ خدا کے زندہ نشانات کو مشاہدہ کرنے اور ان کا تذکرہ سننے کا زریں موقعہ ہے۔

جملہ مذاہب کے امن پسند متلاشیانِ حق کو بھی اس موقعہ پر قادیان آنے اور جلسہ میں شریک ہونے کی بادب دعوت دی جاتی ہے۔

نوٹ ۱۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔ موسم کے لحاظ سے بستر اور لباس کا انتظام احباب خود کر کے آئیں۔

۲۔ جلسہ کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔

۳۔ اس موقعہ پر مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا اور ان کا علیحدہ جلسہ بھی ہوگا۔ اس کا پروگرام بھی مذکورہ پروگرام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک صحابیہ کا انتقال

والدہ محترمہ مرزا اسلام اللہ صاحب و مرزا منظور احمد صاحب حال چنیوٹ اہلیہ مرزا علام اللہ صاحب مرحوم، جو پرانی صحابیہ اور موصیہ تھیں بعمر ۹۵ سال ۲۸ اکتوبر کو وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین نے ازراہ کرم نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو قطعہ خاص مقبرہ موصیان ربوہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا عبداللطیف نگران لنگرخانہ قادیان۔

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ نومبر ۱۹۵۵ء ختم ہے!

لہٰذا احباب مقررہ تاریخ کے اندر اندر چندہ روانہ کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ آئندہ بھی اخبار جاری رہے

- نمبر ۱۲۷۱ مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ ۲۸/ نومبر ۱۹۵۵ء
- نمبر ۱۱۱۸ المختار لمیٹڈ بندر روڈ کراچی ...... ۲۱ ؍؍
- نمبر ۱۲۲۵ محترمہ نورجہاں صاحبہ منٹگمری .... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۲۵۸ مکرم ایچ فاروق احمد صاحب شاہ آباد ... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۲۵۵ ؍؍ عبدالحق صاحب ڈھیری رولپوٹ (کشمیر) ... ۲۸
- نمبر ۱۱۹۹ ؍؍ خواجہ عبدالواحد صاحب و عبدالرحمٰن صاحب گوجرخان ..... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۳۱۴ ؍؍ عبدالغنی صاحب ٹانگہ .... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۳۱۶ ؍؍ چوہدری شوکت امین صاحب کراچی ..... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۳۱۸ مکرم محمد عرفان صاحب پیل زیتی نہرہ صوبہ سرحد ۲۸ نومبر ۱۹۵۵ء
- نمبر ۱۳۱۹ ؍؍ محمد خواجہ [illegible] صاحب یادگیر ...... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۳۲۰ ؍؍ محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر ...... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۳۲۱ ؍؍ غلام حسین صاحب ہوڈی یادگیر .... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۴۱۶ ؍؍ ایم یو عبیداللہ صاحب بخش وار .... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۴۱۹ ؍؍ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس رنگون ..... ۲۸ ؍؍
- نمبر ۱۳۵۹ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ رائچور ...... ۲۸ ؍؍

(منیجر اخبار بدر)

چندہ جلسہ سالانہ

اور

آپکی صفت مہمان نوازی کا امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنیکے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد فرمایا۔ اور اس میں شمولیت کو احمدی احباب کی تربیت کی تکمیل کا ایک بڑا ذریعہ قرار دیا۔ اور اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ جو جلسہ سالانہ تک بالاقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اخراجات کی کفایت کے مدنظر چونکہ اجناس اور دیگر اشیاء کا ابتداء سال ہی میں خرید کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے قریب جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری کرنے اور تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کی وجہ سے اس چندہ کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے اس لئے احباب کو سہولت اسی میں ہوتی ہے کہ وہ جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل ہی یہ چندہ ادا کر دیا کریں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ احباب جماعت نے اس چندہ کی ادائیگی میں بہت سستی دکھائی ہے۔ اور بعض جماعتوں نے تو ابھی تک اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی حالانکہ جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔

نیز یہ بھی احباب کو علم ہونا چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ عام اور حصہ آمد کے چندوں کی طرح لازمی ہے اور ان چندوں کے بقایوں کی طرح چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی بھی ضروری ہے۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے جلد سے جلد اس چندہ کی باشرح سو فی صدی وصولی کر کے اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔ اور عہدیداران جماعت کو اپنے فرائض کی کما حقہٗ بجا آوری کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پوری تندہی سے اس چندہ کی سو فیصدی وصولی کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کا قیام اسلام کے قیام کیساتھ عمل میں آیا

"درحقیقت ۱۳۴۸ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ... پس تحریک جدید درحقیقت اس پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے"۔

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ"

(۱) کیا آپ نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اگر نہیں لیا۔ تو فوراً اس نیکی میں سبقت کرتے ہوئے اپنا وعدہ بھجوائیں

(۲) کیا آپ نے اپنا چندہ تحریک جدید پورا ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو آپ فوراً ادا کر دیں۔ کیونکہ صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

صدقہ وہ بہتر ہے

جو

انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے

میت کو صدقہ خیرات جو اس کی خاطر دیا جائے پہنچ جاتا ہے .... میت کے حق میں صدقہ، خیرات اور دعا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ناظر بیت المال قادیان

ممبران مجلس انصار اللہ جماعتہائے احمدیہ بھارت سے گذارش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ سب بزرگوں کو خوب علم ہے کہ یہ سیلاب جو گذشتہ دنوں میں آیا کہ جس نے تباہی وبربادی کا وہ منظر دکھایا جو کہ کم ہی دیکھنے میں آیا۔ گاؤں کے گاؤں تباہ کر دیئے۔ جس نے شہروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیا

آسمان سے پانی برسا۔ زمین سے چشمے پھوٹے۔ کیا چرند اور کیا پرند۔ کیا انسان اور کیا حیوان اس کی زد سے نہ چھوٹے۔ آسمان سے آنے والی ایک ایک بوند غضب الٰہی کی پیغامبر تھی۔ اور سیلاب کی عدیم المثال تیز رفتاری و تباہ کاری کسی مصلح کی راست گفتاری کی شاہد تھی۔ (کہ نوح کا زمانہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھو گے) (یا پھر یہ کہ دو آیا گھڑا سیلاب ہے) سو یہ خدائی تقدیر تھی۔ جس کے آگے انسانی تدبیر ہیچ و بیکار تھی۔ . . . . . .

سو میرے بزرگ دوستو! حالات کے پیش نظر ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جماعت احمدیہ قادیان کے نام آیا۔ کہ ان حالات ناگفتہ بہ کے پیش نظر اپنے گرد و نواح کے کئیں مفلوک الحال۔ خانہ برباد و بیمار لیئے غیر مسلم بھائیوں کی مدد کرو۔ اور ہر رنگ میں کرو۔ کہ اسی میں رضائے مولا ہے۔ مصیبت میں کام آنا۔ اور ضرورت مند کا ہاتھ بٹانا اور دلداری کرنا۔ یہ ہی وفاداری ہے . . . . .

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و در ماندگی

دراں حالیکہ ہم خود بھی اس میں اُلجھے۔ کئی مکانات گرے۔ اکثر دوست خانہ برباد گھر سے بے گھر ہوئے۔ جو کئی ایک تو مساجد میں مع بال بچوں کے آ گئے۔ اور کئی ایک اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ہاں ٹھہرے۔ جو کہ اب تک ٹھہرے ہوئے ہیں

لیکن اخوت و ہمدردی اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے جو کہ اپنے ان دیہاتی بھائیوں کی حالت زار کو دیکھ کر پیدا ہوا۔ ہم اپنی تکالیف کو بھول گئے۔ گو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تھا۔ کہ ہمارا جانی نقصان کوئی نہ ہوا۔ پھر بھی ہر رنگ میں مدد کے لئے تیار ہو گئے۔

سو ان حالات کے ماتحت ڈلا اور دیہات میں کیمپ کھولا گیا۔ جس میں بیماروں کا علاج اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا۔ کپڑے اور ان کی خورد و نوش کی اشیاء کا بہم پہنچانا شروع ہے۔

سو اسمیں مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے اپنی امانت سے مبلغ یکصد روپیہ اپنی طرف سے حضرت امیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں آپ سب کا حصہ ہے۔ اور آپ ثواب میں شامل ہیں علاوہ ازیں مقامی طور پر مجلس انصار اللہ کے ممبران سے بھی چندہ لیا جا رہا ہے۔ جو کہ کپڑوں کی صورت میں بھی اور روپیہ کی صورت میں بھی

سو آپ سے بھی آپ کا سیوک ہونے کی حیثیت سے تمام جماعتوں کے ممبران مجلس انصار اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی اس میں فوراً حصہ لیویں۔ اور غریبوں اور محتاجوں کی نیز درویشوں کی مدد کریں۔ کہ جو اس بے کسی و بے بسی میں خانہ برباد ہو کر لیل و نہار بسر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معین و مددگار ہوگا۔ انشاء اللہ۔

سو میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ میری اس درخواست کو قبول فرما دیں گے اور جلد تر قوم وغیرہ حضرت امیر صاحب کے نام ارسال فرما دیں گے۔ تاکہ ان کی مدد کی جاوے۔ والسلام

خاکسار سید محمد شریف صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

واقعہ ڈکیتی کے متعلق منڈل کانگرس کا ریزولیوشن

بٹالہ منڈل کانگرس کی طرف سے ذیل کا ریزولیوشن برائے اشاعت موصول ہوا ہے:—

۱۔ منڈل کانگریس کمیٹی کا ہنگامی اجلاس منعقدہ ۲۹/۱۰/۵۵ نہایت افسوس سے اس واقعہ کو ریکارڈ کرتا ہے جو ڈسٹرکٹ کانگریس کے وائس پریذیڈنٹ شری صلاح الدین ملک ایم اے قادیان کے متعلق جب وہ مورخہ ۷ اکتوبر آٹھ بجے شب منڈل کانگریس کمیٹی بٹالہ کے اجلاس میں شرکت کے بعد واپس قادیان جا رہے تھے وقوع میں آیا۔ ان حالات میں کانگریس اور جماعت احمدیہ کے ایک معزز فرد پر شارع عام میں حملہ ہونا اور ان کا سامان لوٹ لینا نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔

۲۔ کانگریس کا یہ اجلاس افسرانِ متعلقہ بالخصوص ایس۔ پی صاحب و ڈی۔ سی صاحب گورداسپور جناب آئی۔ جی صاحب پنجاب چنڈی گڑھ اور ہوم منسٹر صاحب سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس کیس میں ذاتی دلچسپی لے کر مجرمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے۔ کانگریس کمیٹی کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ پبلک کے بعض افراد اس کیس میں پولیس پر مخالفانہ اور نامناسب اثر ڈال کر اس معاملہ کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اجلاس ایسی تمام حرکات کی مذمت کرتا ہے۔

۳۔ اس کیس کی اہمیت کے پیش نظر جو نہ صرف کانگریس کے ایک معزز فرد سے تعلق رکھتا ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے ایک معزز عہدیدار سے بھی متعلق ہے۔ یہ اجلاس پردیش اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں پوری دلچسپی لے کر افسرانِ متعلقہ کو مؤثر کارروائی کے لئے توجہ دلائیں۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کے چالیس ارکان پر مشتمل امدادی پارٹی سیلاب زدہ علاقہ میں مصروفِ عمل ہے۔

ربوہ۔ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ۴۰ خدام مشتمل ایک پارٹی سیلاب زدہ علاقہ میں نہایت مفید اور قابل قدر خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اور مصیبت زدگان کی ہر ممکن مدد کرنے میں مصروف ہے۔

یہ پارٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی ہدایت پر اور قیادت ربوہ کے زیر انتظام شیخوپورہ روانہ ہوئی تھی۔ اس میں چار ڈاکٹروں کے علاوہ متعدد معمار اور تیراک نوجوان بھی شامل ہیں۔ ۷ ستمبر کو جب قائد ربوہ ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب نے اس پارٹی میں شامل ہو کر مصیبت زدگان کی مدد کرنے کی خدام کو تحریک کی۔ تو ربوہ کے مختلف اداروں اور محلہ جات کے خدام نے ذوق و شوق سے رضاکارانہ اپنی خدمات پیش کر دیں۔ پارٹی ایسے طور پر مرتب کی گئی کہ وہ مصیبت زدگان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ طبی امداد کے لئے ڈاکٹروں اور ادویات کا انتظام کیا گیا۔ مکانوں کی مرمت کے لئے معماروں اور مستریوں کو منتخب کیا گیا۔ ۷ ستمبر کی شام کو یہ پارٹی مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین کی قیادت میں شیخوپورہ روانہ ہو گئی۔ جہاں پر اب تک وہ مصروف عمل ہے۔

احمدیہ محلہ میں تعمیر کا کام بقیہ

محمد صادق صاحب (۲۵) مرزا محمد حیات صاحب (۲۶) بالا خانہ مہمان خانہ (۲۷) میاں مولا بخش صاحب بارریہ مرحوم (۲۸) مرزا عبد القدیر صاحب (۲۹) سید حسن شاہ صاحب (۳۰) اہلیہ محترمہ خیر الدین صاحب (۳۱) خواجہ محمد عبد اللہ صاحب (۳۲) مولوی شہزادہ خان صاحب (۳۳ تا ۳۵) مہمان خانہ کا ایک کوارٹر اور ناصر آباد میں انجمن کے ملکہ دو کوارٹر (۳۶) حضرت منشی شادی خان صاحب (۳۷) سید اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر۔ (۳۸) سید سردار حسین صاحب اوورسیر۔

اسباب مال امانت کے علاوہ دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اچھے کاریگر کثیر تعداد میں۔ دیگر سامان مثلاً سیمنٹ وغیرہ تمام اسباب مہیا فرمائے تا جلد از جلد یہ ضروری اہم کام تکمیل پذیر ہو سکے۔ والسلام

محمد صلاح الدین صدر ہنگامی سب کمیٹی تعمیرات